چودہ (۱۴) ستارے

(معہ اضافہ)

یعنی

حضرات چہاردہ معصومین علیہم السلام کے حالاتِ زندگی

مؤلفہ

تاج المتکلمین نجم الواعظین مؤرخ یگانہ فخر العلماء حضرت حجۃ الاسلام الحاج مولانا مولوی السید نجم الحسن کراروی مد ظلہ العالی

ممبر اعلیٰ، پاکستان مجلس علماء، ممبر حج کمیٹی مرکزی حکومت پاکستان

ناشران

امامیہ کتب خانہ

مغل حویلی اندرون موچی دروازہ

لاہور

۵

ابو عبداللہ

حضرت

امام حسین علیہ السلام

شہیدِ کربلا

حسینؑ تو نے تہِ تیغ وہ کیا سجدہ
کہ فخر کرتی ہے جس پہ طاعت بھی اس اطاعت پہ

عبدیت کو فقط افتخار ہے مولا
الوہیت بھی ہے نازاں تری عبادت پہ

(صابر شاہ آبادی، کراچی)

دہن ہوتی ہیں بوقت مقاربت ان کے بخارات سے تمہاری مونچھوں کے بال سفید ہوجاتے ہیں پھر اس نے پوچھا کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ آپ لوگوں کی داڑھی گھنی نکلتی ہے اور ہماری گھنی نہیں نکلتی۔ آپ نے فرمایا کہ اس کا جواب تو قرآن میں موجود ہے۔ اس کے بعد آپ نے ایک آیت پڑھی، جس کا ترجمہ یہ ہے "اچھی زمین سے اچھا سبزہ اُگتا ہے اور بُری اور خبیث زمین سے بُری پیداوار ہوتی ہے۔ (پ۸ رکوع ۱۴) اس کے بعد معاویہ نے عمرو عاص کو مزید سوال کرنے سے روک دیا، تب آپ نے عربی کے دو شعر پڑھے، جس کا فارسی میں ترجمہ یہ ہے ؎

نیش عقرب نہ از پئے کین است　　مقتضائے طبیعتش این است [1]

حضرتِ عمرؓ کی وصیت کہ سندِ غلامی اہلبیت کا نوشتہ میرے کفن میں رکھا جائے

علمائے اہلِ سنت کا بیان ہے کہ ایک دن منزلِ مناظرت میں عبداللہ بن عمر امام حسنؑ اور امام حسینؑ کے سامنے فخر و افتخار کی باتیں کرنے لگے۔ یہ سن کر امام حسنؑ نے فرمایا کہ تم تو ہمارے غلام زادے ہو اتنی بڑھ چڑھ کر کیا باتیں کر رہے ہو۔ اس پر عبداللہ بن عمر رنجیدہ ہوکر اپنے باپ کے پاس گئے اور امام حسنؑ نے جو کچھ کہا تھا اُسے بیان کیا۔ یہ سن کر حضرت عمر نے فرمایا کہ بیٹا یہ بات اُن سے لکھوا لو، اگر لکھ دیں تو میرے کفن میں رکھ دینا۔ ایک روایت میں ہے کہ انھوں نے لکھ دیا اور حضرتِ عمر نے وصیت کر دی کہ اُسے ان کے کفن میں رکھا جائے۔ کیونکہ محمدؐ و آلِ محمدؐ کی غلامی بخشش کا ذریعہ ہے۔

یہ روایت اس درجہ مشہور ہے کہ شعراء نے بھی اسے نظم کیا ہے میں اس مقام پر رہبرِ شریعت و طریقت حضرت فاضلِ مخدوم سید محمد ناصر جلالی مدظلہ العالی کی وہ نظم درج کرتا ہوں جو انھوں نے زیرِ عنوان "شانِ ادب" تحریر فرمائی ہے جسے حافظ شفیق احمد ناصری پاک بنگلہ جہانگیر روڈ۔ کراچی ۵ نے رسالہ "خون کے آنسو" میں شائع کیا ہے اگرچہ اس کے بعض مندرجات سے مجھے اتفاق نہیں ہے۔ وہ تحریر فرماتے ہیں:

ایک دن ابنِ عمرؓ سے یہ حسنؑ کہنے لگے　　جانتے ہو میرے نانا تھے شہنشاہِ زمن
ہمسری کا ہے اگر مجھ سے تمھیں کچھ دعوٰے　　صاف کہتا ہوں کہ یہ امر نہیں مستحسن
جانتا ہوں میں تمھیں تم ہو غلام ابنِ غلام　　میرے رُتبہ سے خبردار ہے ہر اہلِ وطن

سُن کے یہ بات ہوئے ابنِ عمر سخت ملول　　زردیٔ رُخ سے عیاں ہوگئی دل کی اُلجھن
دیر تک پہلے تو خاموش رہے حیرت سے　　پھر کہا فرطِ خجالت سے جھکا کر گردن
آپ اپنی زباں سے جسے کہتے ہیں غلام　　ہے وہ فرزندِ عمر، کون عمر؟ فخرِ زمن
آج ہیں اہلِ عرب ان ہی کی سرداری میں　　آج ہیں تختِ خلافت پہ یہی جلوہ فگن

[1] (مناقب جلد ۴ صفحہ ۲۰ و بحار جلد ۱۰ صفحہ ۱۴۵)

نام سے ان کے لرز جاتے ہیں دل شاہوں کے — کام سے ان کے ہے ایوانِ عرب رشکِ چمن

میری توقیر و شرافت کی ہے دُنیا قائل — میری آزادی عظمت ہے جہاں پر روشن
پھر غلام ابنِ غلام آپ مجھے کہتے ہیں — غور کیجے ہے یہی عہدِ وفا رسمِ کہن
جا کے دربارِ خلافت میں کروں گا فریاد — ہے کلام آپ کا درا صل بہت صبر شکن

آئے اس حال میں نزدیک عمرؓ ابنِ عمر — اشک آنکھوں میں الم دل میں لبوں پر شیون
داد خواہانہ طریقے سے یہ پھر عرض کیا — دیکھیے مجھے اِس طرح سے کہتے ہیں حسنؑ

ماجرا سن کے یہ بیٹے سے عمرؓ کہنے لگے — سچ ۔ ترے ساتھ حسنؑ کا ہے یہی طرزِ سخن
یوں تری بات کا کب دل کو یقیں آتا ہے — ہاں اگر شاہِ حسنؑ لکھ دیں یہ باتیں من و عن

آئے پھر پیشِ حسنؑ ابنِ عمرؓ اور کہا — ہے خلیفہ کا یہ فرمان بآدابِ حسنؑ
آپ لکھ دیجئے کاغذ پہ مناسب ہے یہی — صاف وہ بات کہ جس سے ہے مجھے رنج و محن

سن کے ارشاد کیا شاہِ حسنؑ نے کہ سنو — مجھ کو ڈر ہے نہ کسی کا نہ کسی سے ہے جلن
لاؤ کاغذ کہ ابھی تم کو نوشتہ دے دوں — کذب کے کانٹوں میں الجھا نہیں میرا دامن
ہیں عمرؓ میرے غلام اور مرے نانا کے — ایک کاغذ پہ دیا لکھ کے یہ بے حیلہ و فن

لائے قرطاس حسنؑ پیشِ عمرؓ، ابنِ عمرؓ — غصہ کے جوش میں کرتے تھے سب اعضا ئے بدن
سر میں سودا تھا کہ اب ہوگی حسنؑ کو تعزیر — وہم تھا ہوں گے گرفتارِ حسنؑ کے دشمن
اور تھا حال عمرؓ یہ کہ پڑھا جب کاغذ — بل نہ ابرو پہ پڑے آئی جبیں پہ نہ شکن
جھوم کر فرطِ مسرت سے یہ ارشاد کیا — بارِ احسانِ حسنؑ سے نہیں اٹھتی گردن
دستِ اقدس سے دیا لکھ کے غلامی نامہ — مری امید کے کانٹوں کو بنایا گلشن
مل گئی احمدِ مرسلؐ سے غلامی کی سند — ہوگیا پُر درِ مقصود سے میرا دامن
دین و دُنیا میں مرے واسطے ہے باعثِ فخر — اسے رکھنا (یہ وصیت ہے) مرے زیرِ کفن

امام حسینؑ کی مُناجات اور خُدا کی طرف سے جواب

علامہ ابنِ شہر آشوب اور علامہ مجلسی لکھتے ہیں کہ حضرت امام حسین علیہ السلام ایک رات کو جناب خدیجہ کی قبر پہ تشریف لے گئے ۔ آپ کے ہمراہ انس ابنِ مالک صحابی رسُول بھی تھے ۔ آپ نے مزارِ خدیجہؓ پر نمازیں پڑھیں اور آپ بارگاہِ خداوندی میں محوِ مناجات